رجسٹرڈ ایل ۴۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ ان اللّٰہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسھم

قیمت پیشگی عوام سے سالانہ ۲ خواص اور معاونین سے ۵ ہندوستان سے باہر ۷

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

الحکم

رمضان ۱۳۱۹ھ

نمبر ۴۴	دار الامن و الامان قادیان ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء	جلد ۵

کلمات طیبات
حضرت امام آخر الزمان سلمہ الرحمان

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

بدی ایک ایسا ملکہ ہے جو انسان کو ہلاکت کیطرف لیجاتا ہے اور دل بے اختیار ہو ہو کر قابو سے نکل جاتا ہے خواہ کوئی یہ کہے کہ شیطان حملہ کرتا ہے خواہ کسی اور طرز پر اسکو بیان کیا جاوے یہ ماننا پڑے گا کہ آجکل بدی کا زور ہے اور شیطان اپنی حکومت اور سلطنت کو قائم کرنا چاہتا ہے بدکاری اور بیحیائی کے دریا کا بند ٹوٹ پڑا ہے اور وہ اطراف میں طوفانی رنگ میں جوش زن ہے پس کسقدر ضروری ہے کہ اللہ تعالےٰ جو ہر مصیبت اور مشکل کیوقت انسان کا دستگیر ہوتا ہے اسوقت اُسے ہر بلا سے نجات دے چنانچہ اُس نے اپنے فضل سے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے، دنیا نے اس سیلاب سے بچنے کے واسطے مختلف حیلے نکالے ہیں اور جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے عیسائیوں نے جو کچھ پیش کیا ہے وہ ایک ایسی بات ہے کہ جس کے بیان کرنے سے بھی شرم آتی ہے۔ پھر اس کا علاج وہی [illegible] جو خدا نے انسان کی فطرت ہی میں رکھا ہوا ہے یعنی یہ کہ وہ مفید اور نفع رسان چیز کیطرف رغبت کرتا ہے اور مضر اور نقصان رسان چیزوں سے دور بھاگتا ہے اور نفرت کا اظہار کرتا ہے دیکھو سونے اور چاندی کو اپنے لیے مفید سمجھتا ہے تو اسکی طرف کیسی رغبت کرتا ہے اور کن کن محنتوں اور مشکلات سے اسے بہم پہونچاتا ہے اور پھر کن حفاظتوں سے اسے رکھتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص سونے چاندی کو تو پھینکدے اور اس کے بجائے مٹی کے بڑے بڑے ڈھیلے اُٹھا کر اپنے صندوقوں میں بند کر کے انکی حفاظت کرنے لگے تو کیا ڈاکٹر اسکی دیوانگی کا فتویٰ نہ دینگے؟ ضرور دینگے۔

اسی طرح

پر جب ہمیں یہ محسوس ہو جاوے کہ خدا ہے اور وہ بدی سے نفرت کرتا اور نیکی کو پیار کرتا ہے اور نیکیوں کو عزیز رکھتا ہے تو ہم دیوانہ وار نیکیوں کی طرف دوڑینگے اور گناہ کی زندگی سے دور بھاگیں گے یہی ایک اصول ہے جو نیکی کی قوت کو طاقت بخشتا اور نیکی کے قویٰ کو تحریک دیتا ہے اور بدی کی قوتوں کو ہلاک کرتا اور شیطان کی ذریت کو شکست دیتا ہے۔

جب واقعی طور پر اس آفتاب کی طرح جو اسوقت دنیا پر چمکتا ہے خدا پر ہمیں یقین حاصل ہو جاوے اور ہم خدا کو گویا دیکھ لیں تو یقیناً ہماری سفلی زندگی پر موت وارد ہو جاتی ہے اور اس کے بجائے ایک آسمانی زندگی پیدا ہو جاتی ہے جیسے انبیا علیہم السلام اور دوسرے راستبازوں کی زندگیاں تھیں۔

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ خدا کی رحمت فرمانبرداروں اور راستبازوں پر ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کے حضور نیکی اور پاکیزگی کا تحفہ لے کر جاتے ہیں اور شرارتوں اور بدکاریوں سے اس لیے دور رہتے ہیں کہ وہ جانتے ہیں کہ یہ خدا تعالیٰ سے بعد اور حرمان کا موجب ہیں۔ ایسے لوگ ایک پاک چشمہ سے دھوئے جاتے ہیں جبکہ

دھویا ہوا پھر کبھی میلا اور ناپاک نہیں ہوتا اور انھیں وہ شربت پلایا جاتا ہے جسکے پینے والا کبھی پیاسا نہیں ہوتا انھیں وہ زندگی عطا ہوتی ہے جسپر کبھی موت **موت** وارد نہیں ہوتی انھیں وہ جنت دیا جاتا ہے جس سے کبھی نکلنا نہیں ہوتا برخلاف اس کے وہ لوگ جو اس چشمہ سے سیراب نہیں ہوتے اور مصفا کے ہاتھوں سے جسکا مسح نہیں ہوتا وہ خدا سے دور جاتے ہیں اور شیطان کے قریب جاتے ہیں انھوں نے خدا کی طرف آنا چھوڑ دیا ہے + اور یہی وجہ ہے کہ نہ ان میں تسلی کی کوئی راہ باقی ہے نہ اُن کے پاس دلائل ہیں اور نہ تاثیرات۔

ایک عیسائی سے اگر پوچھا جائے کہ تو جو دعوی کرتا ہے کہ مسیح کے خون سے میرے گناہ پاک ہو گئے ہیں تیرے پاس اسکا کیا ثبوت ہے؟ وہ کونسے خوارق العادت امور تجھمیں پیدا ہوئے ہیں جنھوں نے ایک غیر معمولی تبدیلی ترسی اور نکوکاری کی روح تجھ میں پھونک دی ہے تو وہ کچھ جواب نہ دے سکیگا **برخلاف اس کے اگر کوئی مجھ سے پوچھے تو میں اسکو ان خارق عادت امور کا زبردست ثبوت دیسکتا ہوں اور اگر کوئی طالب صادق ہو اور اسمیں شتاب کاری اور بدظنی کی قوت بڑھی ہوئی نہ ہو تو میں اسے مشاہدہ کرا سکتا ہوں۔**

بعض امور ایسے ہوتے ہیں کہ اگر ان کے دلائل نہ بھی ملیں تو اُن کی تاثیرات بجائے خود انسان کو قائل کر دیتی ہیں اور وہی تاثیرات دلائل کے قائمقام ہو جاتی ہیں + کفارہ کے حق ہونیکے اگر دلائل عیسائیوں کے پاس نہیں ہیں جیساکہ وہ کہدیا کرتے ہیں کہ یہ بھی ایک راز ہے تو ہم پوچھتے ہیں کہ وہ ان تاثیرات ہی کو پیش کریں جو کفارہ کے اعتقاد نے پیدا کی ہیں۔ یورپ کی اباحتی زندگی دور سے ان تاثیرات کا نمونہ دکھا رہی ہے۔ اس سے بڑھ کر وہ کیا پیش کرینگے اور یہ ایک عقلمند کے سمجھ لینے کے واسطے کافی ہے کہ کیا اثر ہوا۔

ایک اور بات ہے جو یاد رکھنے کے قابل ہے۔ جسپر غور نہ کرنے کی وجہ سے بعض آدمیوں کو بڑے بڑے دھوکے لگے ہیں اور وہ جادہ مستقیم سے بھٹک گئے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ انسان کی پیدایش ایک قسم کی نہیں ہے۔

جیسا بوٹیاں ہزاروں قسم کی ہوتی ہیں اور جمادات میں بھی مختلف قسمیں پائی جاتی ہیں کوئی چاندی کی کان ہے کوئی سونے کی کوئی پیتل اور لوہے کی اسی طرح پر انسانی فطرتیں مختلف قسم کی ہیں + بعض انسان اس قسم کی فطرت رکھتے ہیں کہ وہ ایک گناہ سے نفرت کرتے ہیں اور بعض کسی اور قسم کے گناہ سے۔

مثلاً ایک آدمی ہے کہ وہ چوری تو کبھی نہیں کرتا لیکن زناکاری اور اور قسم کی بےحیائی اور بیباکی کرتا ہے یا ایک زنا سے تو بچتا ہے لیکن کسی کا مال مار لینے یا خون کر دینے کو گناہ ہی نہیں سمجھتا اور بڑی دلیری کے ساتھ ایسی بیہودہ بات اور افعال کا مرتکب ہوتا ہے + غرض ہر ایک آدمی کو جو دیکھتے ہیں تو اُسے کسی نہ کسی قسم کے گناہ میں مبتلا پاتے ہیں اور بعض حصوں میں اور بعض قسم کے گناہوں میں بالکل معصوم ہوتے ہیں۔ پس جسقدر افراد انسانوں کے پائے جاتے ہیں انکی بابت ہم کبھی بھی قطعی اور یقینی طور پر نہیں کہہ سکتے کہ وہ سب کے سب ایک ہی قسم کے گناہ کرتے ہیں نہیں بلکہ کوئی کسی میں مبتلا ہے کوئی دوسرے میں گرفتار ہے۔ کسی قوم کی بابت وہ مغرب میں ہو یا مشرق میں ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ بالکل گناہ سے بچی ہوئی ہے صرف اسقدر تو مانیں گے کہ وہ فلاں گناہ وہ نہیں کرتی مگر یہ کبھی نہیں کہہ سکتے کہ بالکل نہیں کرتی۔ یہ فطرۃ اور یہ قوت کہ بالکل گناہوں سے بیزاری اور نفرت پیدا ہو جائے **سچی تبدیلی کے بغیر کیونکر نہیں سکتی اور اسی تبدیلی کو پیدا کرنا ہمارا کام ہے۔**

جو لوگ صدق دل اور اخلاص کے ساتھ صحت نیت اور پاک ارادہ اور سچی تلاش کے ساتھ ایک مدت تک ہماری صحبت میں رہیں تو ہم یقیناً کہہ سکتے ہیں کہ خدا تعالی اپنی تجلیات کی چمکار سے ان کی اندرونی تاریکیاں کو دور کر دے گا اور انہیں ایک نئی معرفت اور نیا یقین خدا پر پیدا ہوگا اور یہی وہ ذریعے ہیں جو انسان کو **گناہ کے زہر کے اثر** سے بچا لیتے ہیں اور اس کے لیے تریاقی قوت پیدا کر دیتے ہیں یہی وہ خدمت ہے جو ہماری سپرد ہوئی ہے اور اسی ایک **ضرورت کو میں پورا کرنا چاہتا ہوں** جو انسان اس زنجیر اور قید سے نجات پانیکی ضرورت محسوس کرتا ہے جو گناہ کی زنجیر ہے وہ اسی طریق پر نجات پا سکتا ہے پس اگر کوئی فلسفے کتابیں کو ہاتھ سے پھینک کر اور ان وہمی خیالوں اور خیالی ذریعوں کو چھوڑ کر کہ کسیکی خودکشی بھی گناہ سے بچا سکتی ہے صدق اور اخلاص سے یہاں رہے تو وہ **خدا کو دیکھ لے گا** اور خدا کو دیکھ لینا ہی گناہ پر موت وارد کرتا ہے ورنہ اتنی ہی بات پر خوش ہو جانا کہ فلاں گناہ مجھمیں نہیں ہے یا فلاں عیب سے میں بچا ہوا ہوں حقیقی نجات کا وارث نہیں بنا سکتا۔ یہ تو ایسا ہی ہے کہ کسی نے اسٹرکنیا کھا کر موت حاصل کی اور کسی نے سم الفار یا یا دام کے زہر سے جان دیدی۔ ہمکو اس سے کچھ غرض نہیں ہے کہ عیسائیوں کے طریق نجات پر یا کسی اور مذہب کے پیش کردہ دستور پر کوئی لمبی چوڑی بحث کریں

تجربہ اور مشاہدہ خود گواہ ہے۔ ہم تو صرف وہی طریق بتانا چاہتے ہیں

جو خدا نے ہمیں سمجھایا ہے

اور جس طریق پر ہمیں اطلاع دی ہے پس گناہوں سے بچنے کا **سچا طریق** جو مجھے بتایا گیا ہے اور جسکو کل انبیا کی پاک جماعت نے اپنے اپنے وقت پر دنیا کے سامنے پیش کیا ہے وہ یہی ہے کہ انسانی جذبات پر انسان کو اسی وقت کامل فتح مل سکتی ہے اور شیطان اور اسکی ذریت کی شکست کا وہی وقت ہو سکتا ہے جب انسان کے دل پر ایک **درخشاں یقین** نازل ہو کہ **خدا ہے** اور اسکی پاک صفات کے صریح خلاف ہے کہ کوئی گناہ کرے۔ اور گنہگاروں پر اسکا غضب بھڑکتا ہے اور پاکبازوں کو اسکا فضل و رحمت ہر بلا سے نجات دیتے ہیں۔

اور یہ **معرفت** اور یہ **یقین** حاصل نہیں ہو سکتا جب تک ان لوگوں کے پاس ایک عرصہ تک نہ رہیں جو خدا تعالے سے ایک شدید تعلق رکھتے ہیں اور خدا سے لے کر مخلوق کو پہنچاتے ہیں۔

بس یہی ہماری غرض ہے

جو لیکر ہم دنیا میں آئے ہیں

اور اسی کو ہم نے آپکو سنا دیا ہے

اب آپ اسپر غور کریں اور جو سوال آپ کو اسپر ہو وہ آپ بیشک کریں

حضرت اقدس نے اپنی تقریر کا ایک حصہ یہاں ختم کر دیا اور جناب مولوی محمد علی صاحب کو ایما فرمایا کہ وہ انگریزی میں اس کا ترجمہ کرکے ان کے بخوبی ذہن نشین کر دیں۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف نے جس خوبی سے اس مضمون کو مختلف حصوں میں تقسیم کرکے اپنے طور پر مسٹر ڈی ڈکسن صاحب کو سنایا اسکا لطف وہی لوگ اٹھا سکتے تھے جو اسوقت ساتھ تھے اور انگریزی زبان سمجھ سکتے تھے

ہم بیرپا دل کے ساتھ اعتراف کرتے ہیں کہ جو تقسیم اس مضمون کی مولوی صاحب نے اسوقت کی اور جس عمدگی کے ساتھ انہوں نے اسکو ادا کیا وہ بھی ربانی تائید کے بدون ممکن نہیں ہم اس تقریر کا ترجمہ تو یہاں کسی طرح سے نہیں دے سکتے اور نہ اسکی ضرورت ہے کیونکہ وہ مندرجہ بالا تقریر ہی کا ماحصل تھا مگر ہم ناظرین پر اپنے خیال میں ظلم کرینگے اگر انکو اس تقسیم مضمون سے محروم رکھیں اسلیے ہم ان حصص کا خلاصہ دیدیتے ہیں جو تقسیم مضمون میں انہوں نے کیے۔

اول۔ صاحب موصوف کو یقین دلایا کہ آپکے مہمان ہونے کی صورت میں ہم آپ کو ایک تحفہ دینا چاہتے ہیں اور وہ تحفہ یہ تقریر ہے کہ گناہ سے بچنے کا طریق آپ کو بتاؤں اس لیے بھی کہ انبیا علیہم السلام کی بڑی غرض یہی امر ہوتا ہے اس لیے ہی یہ مضمون آپکو سنانا چاہتا ہوں۔

دوم۔ گناہ سے نجات پانے کی ضرورت عالمگیر ضرورت ہے اور ہر قوم و ملت کے لوگوں نے اسکو محسوس کیا ہے اور اس کے لیے مختلف طریقے تجویز کیے ہیں۔ ان طریقوں کا تجویز کرنا اور اس ضرورت کو محسوس کرنا بتاتا ہے کہ گناہ سے بچنے کی ضرورت انسانی فطرۃ کا تقاضا ہے۔

سوم۔ جو طریقے گناہ سے بچنے کے لیے ایجاد کیے گئے ہیں وہ ناکافی ثابت ہوئے ہیں مثال کے طور پر عیسائی مذہب کے کفارہ کا طریق کوئی مفید اثر پیدا نہیں کر سکا۔

چہارم۔ جب گناہ سے بچنے کی ضرورت فطرتی طور پر محسوس ہوتی ہے پھر اسکا اصل علاج کیا ہے۔

پنجم۔ اصل علاج گناہ سے بچنے کا یہی انسانی فطرت میں ایک اصول اور نمونہ رکھتا ہے۔

ششم وہ نمونہ یہ ہے کہ انسان مفید چیزوں کی رغبت کرتا ہے اور مضر سے دور بھاگتا ہے۔ پس گناہ کے مضار کا علم اور نیکی کے مفاد کی معرفت ضروری ہے جو خدا پر سچے یقین سے پیدا ہوتی ہے۔

ہفتم۔ یہ معرفت کیونکر ہو۔ اور سچا یقین خدا تعالے پر کیسے پیدا ہو؟ یہ خدا تعالی کے ماموروں پر گزیدوں کی صحبت میں رہنے سے ملتی ہے۔

ہشتم۔ اسوقت بھی خدا تعالی نے ایک سلسلہ قائم کیا ہے جو ایسے ہی گناہ سے نجاۃ پانے کی راہ بتاتا ہے۔

نہم۔ وہ سلسلہ میرا سلسلہ ہے اور خدا نے مجھے مامور کرکے بھیجا ہے۔

غرض ہمارے خیال میں یہی تقسیم ان کی بیان کی تھی۔ اس کے متعلق مفصل تقریر اوپر ہم نے درج کر دی ہے۔ مولوی محمد علی صاحب نے جب یہ تقریر بیان کر دی۔ اور مندرجہ بالا امور پر بحث کر چکے تو مسٹر ڈکسن نے اپنا سلسلہ کلام اس سوال سے شروع کیا۔

مسٹر ڈکسن۔ کیا خدا اس جہان میں سزا دیتا ہے یا دوسرے جہان میں

حضرت اقدس نے اس سوال کا جو جواب دیا اس کے سننے کے لیے ناظرین کو کسی دوسری اشاعت الحکم کا شوق سے انتظار کرنا چاہیے۔ اور دعا کریں کہ خاکسار ایڈیٹر اسے پیش کر سکے کیونکہ ساری توفیقیں خدا ہی کے ہاتھ میں ہیں۔

آغاز کردہ ام تو رسانی بہ انتہا

جیسا گذشتہ ہفتہ میں اطلاع دیجا چکی ہے الحکم کا یہ اشو اس سال کو رخصت کرتا ہے اور خدا تعالے کے فضل و کرم پر بھروسہ کرکے آیندہ سال کے لیے قوم اور ملک کی خدمت اور سچی بھلائی کے پاک ارادوں کی توفیق کی دعا کرتا ہے۔ خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک کو اس پاک سلسلہ کی خدمت کی ہر پہلو سے جو کسیکو مل سکے توفیق ملے

الطاعون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ سَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِہِ
حمد مر خدا را و سلام بر بندگان
خدا کی حمد اور اُس کے برگزیدہ
الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ
برگزیدہ وے۔ اما بعد
بندوں پر سلام
فَاعْلَمُوْا اَیُّھَا الْاِخْوَانُ اُولُو
اے برادران دانشمند خدا
بھائیو ای دانشمندو خدا تعالے
النُّھٰی رَحِمَکُمُ اللّٰہُ فِی الْاُوْلٰی
در ہر دو جہان بر شما رحم فرماید
تم پر دونوں جہانوں میں رحم
وَ الْاُخْرٰی۔ اِنَّ الطَّاعُوْنَ
بدانید که طاعون
کرے طاعون نے تمہارے
قد حلت بلادکم۔ وفلت
در شہرہاے شما رخت اقامت
شہروں میں ڈیرے ڈالدیے اور تمہارے
اکبادکم۔ وتخطف کثیرا
انداختہ وجگرہای شمارا پارہ پارہ کردہ۔ و بسیارے
جگروں کو پارہ پارہ کردیا اور تمہارے بہت
من احباءکم۔ و اباءکم و
را از دوستان و پدران و
سے دوستوں باپوں بیٹوں
ابناءکم۔ و بناتکم و نساءکم
پسران دختران و زنان
بیٹیوں اور جوروں اور ہمسایوں
و جیرانکم و خلانکم۔
و ہمسایگان از شما ربودہ
کو اُچک کرلے گئی۔

ولکم فیہ بلاء عظیم۔ من
دریں مصیبت برائے شما از خداوند دانا
اور تمہارے لیے اسمیں خداوند علیم حکیم کی طرف سے
اللہ العلیم الحکیم۔ ولا
و مہربان آزمایش بزرگ ست۔ و ہر
بڑا ابتلا اور امتحان ہے اور
ینزل بلاء الا بسبب من
بلاے را کہ نازل می شود
جو بلا نازل ہوتی ہے اُسکے چار ہی
الاسباب الاربعۃ۔ وکذلک
چار سبب است واز
سبب ہوتے ہیں اور ابتدائے
جرت سنۃ اللہ من بدو الفطرۃ
آغاز آفرینش سنت خداوندی ہمیں اجاری است
فطرت سے خدا کی سنت اسی طرح جاری ہے
الاول اذا تخطی الناس مراضی
اول آنکہ چوں مردم از راہ رضای حق
پہلا یہ ہے کہ جب لوگ خدا کی خوشنودی کی راہوں سے
اللہ و اتلفوا حقوقہ بترک
دور افتند و عفت و عبادت را ترک
نکل جاتے اور عفت اور عبادت کو چھوڑ کر
العبادۃ و العفۃ۔ و جعلوا
گفتہ حقوق وبرا ضائع سازند و زندگی
اسکے حقوق تلف کر دیتے ہیں اور خود ی
یعیشون بطرا و فخرا و لا
در خود بینی و ناسپاسی و بیدا کبر بسر برند
اور گھمنڈ میں زندگی بسر کرتے ہیں اور آخرت
یلتفتون الی الاخرۃ۔ ولا
و نگاہے بسوئے آخرۃ نکنند و از ارتکاب
کیطرف دھیان نہیں کرتے اور فسق و
یبالون فسقا و فجورا ولا یقومون
فسق و فجور باکے ندارند و رعایت حدود
فجور کی پروا نہیں کرتے اور نہ انکی حدوں
علی حدود حضرۃ العزۃ۔ و
خداوندی بجا نیاورند و
کی پاسداری نہیں کرتے اور اُسکے
یدوسون احکامہ و یفسقون
احکام وے را در زیر پا سپرند
حکموں کو پامال کرتے اور اُسکو سامنے
امامہ و یعضبونہ بالاصرار
وپیش دیدہ وی سیاہ کاریہا میکنند وازپا
بدکاری کرتے اور گناہوں پر اصرار کرکے

علی الجرائم الفاحشۃ۔ الثانی
خشمش در راہ گناہان بزرگ برانگیزند۔ سوم
اُسے غصہ دلاتے ہیں۔ دوسرا
اذا لم یطیعوا اولی الامر
آنکہ چوں سر از اطاعت آن اولی الامر
جب لوگ ان اولوالامروں کی نافرمانی
الذین یدعونہم الی المصالح
بیرون کشند کہ ایشان سوی مصالح
کرتے ہیں جو مصلحت الہی سے انہیں
الدینیۃ و الدنیویۃ وقد
دنیا و دین می خوانند و مصلحت
دیے جاتے ہیں اور رعیت کے انہار
او توھم بالمصلحۃ الالھیۃ
ایزدی اوشان را بر سر ایشان
غلہ کے لیے بجائے ان کے
وجعلوا کرو تتم لعرمۃ الرعیۃ
مسلط گردانیدہ واوشان در حق رعیت بمنزلہ ...
ہوتے ہیں
وکذلک اذا عصوا ملوکھم
و رعایا مفسد و باغی گردد و پا از جادہ فرمان
اور رعایا مفسد اور باغی بن جاتی اور
وافسدوا و بغوا و خرجوا من
بیرون نہد
اطاعت کی رسی اُتار ڈالتی ہے
ربقۃ الاطاعۃ۔ وما نصروھم
و در امور معروف و
اور معروف باتوں اور جائز امور
فی المعروف و الامور المندوبۃ
مندوبہ مددگار آن حکام نباشد
میں انکی مدد نہیں کرتی
وظنوا بھم ظن السوء وقلبوا
و در حق ایشان گمان بد برا ورد و راہ
اور انکی نسبت بدگمانی کرتی اور لڑائی
امورھم بالمعارضۃ و المقابلۃ
بد ہم وازراہ ستیزہ و آویزہ کار وبار
اور مقابلہ کرکے اُن کے معاملات کو درہم
و المجادلۃ۔ وما اذبوھم
ایشان را شیرازہ وا بکنند و در رنگ
برہم کرتی ہے اور ناداروں اور
وما انقادوا و امراھم
سعادتمندان وفاکیشان با ایشان
سعادتمندوں کی طرح اُس بادب

کاھل الوفاء و السعادۃ ۔ و
ترقیات نمایند واز قبول احکام ایشاں
پیش نہیں آتی اور اُن کے حکموں کو
ارادوا ان یقطعوا ما وصل
سرباز بزنند و بخواہد کہ آں چیزرا ببرد کہ خدا
نہیں مانتے اور خدا کے جوڑے ہوئے کو
اللہ و یدفعوا ما اتاہ اللہ
پیوستن آنرا می خواہد و آں چیزرا دفع بکنند کہ خدا
کاٹنا چاہتے اور دفع کرتے ہیں اُس شے
بالحکمۃ العظیمۃ ۔ الثالث
آنرا نظر بر مصلحہ بزرگ آوردہ سوم آنکہ
کو جسے خدا بڑی بھاری مصلحت سے لایا ہے ۔ تیسرا
اذا اصّوا بقبول امام بعث
چوں در قبول کردن آں امام بخل بورزند کہ
جب لوگ اُس امام کے قبول کرنے میں بخل
علی راس المائۃ ۔ وارسل
بر سر صد مبعوث شدہ و با دلائل
کریں جو صدی کے سر پر مبعوث ہوا ۔ اور روشن
بالدلائل الساطعۃ ۔ وجحدوا
روشن آمدہ و دلشتہ
دلیلوں کے ساتھ اُسے بھیجا گیا ہو اور جان بوجھ کر
بایاتہ و استیقنتہا انفسہم
از بخل و کمینگی نشانہائے ویرا انکار
بخل اور کمینہ پن سے اس کے نشانوں کا انکار
بالبخل والدناءۃ ۔ واٰذوہ
بنمایند و ویرا آزار
کریں اور اُس کی ایذا دہی
وحقروہ وکفّروہ واراد و
و تکفیر و تحقیرش کمر بستند و بخواہند
اور تحقیر اور تکفیر کریں اور تیغ و ستان
ان یقتلوہ بالسیوف و
کہ با تیغ و ستانش بکشند
سے اُسے مارڈالنا چاہیں ۔
الاسنۃ ۔ ورفعوا الامر
و از بیداد و ستم سگالی
اور ظلم اور فریب سے
الی الحکام ظلما و زورا
قضیہ مارا بہ حکام ببرند
حکام تک مقدمے لیجائیں
واخفوا وجہ الحقیقۃ ۔
و بر چہرہ حقیقت کا پردہ ہا بگفنند ۔
اور اصلیات کو پوشیدہ کردیں

الرابع اذا صار الناس کدود
چہارم آنکہ چوں مردم مانند مور و مار
چوتھا سبب کہ لوگ کیڑوں مکوڑوں کی
یاکل بعضہ بعضا وما بقی
و دو دو دام یکدیگر را بخورند و نشانے
طرح ایک دوسرے کو کھانے لگ جائیں
فیہم ذرۃ من الرحمۃ ۔ ولم
از رحم در دل شاں نماند و رحم
اور ذرا بھی رحم اُنہیں نہ رہے اور مخلوق
یبق فیہم رحم علی
آوردن بر خلق
پر ترس کھانا
الخلیقۃ ۔ وما رعوا حق الصغار
و پاس حق کوچک و بزرگ
اور چھوٹے بڑے کی حق کی رعایت
ولا حقوق العلیۃ ۔ فہذہ
را یگذارند آگاہ باشید
ترک کردیں یاد رکھو
اربع من علل الطواعین
کہ طاعون نابود سازندہ خانہ برانداز را
نابود کرنیوالی طاعون کے یہی چار
الحاطمۃ ۔ نسئل اللہ ان
ہمیں چار سبب است ۔ از خدا مسئلت می نمائیم
سبب ہیں ہم خدا سے دعا کرتے
یحفظنا و احبابنا منہا بالفضل
کہ مارا و دوستان مارا بفضل و کرم خویش
ہیں کہ وہ ہمیں اور ہمارے دوستوں کو فضل سے
والرأفۃ ۔ وعندی شر الاسباب
از اں نگہ بدارد ۔ و ہمیں سبب ہائے بد در
اس سے محفوظ رکھے اور میرے نزدیک یہی
ھی ھذہ ولا یعرفہا الا
گمان من است و ہے دانشمندان بیچ
بڑی سبب ہیں مگر دانشمندان اسباب کو
ذووا الفطنۃ ۔ فاتقوا اللہ
بفہم آں سے برند ۔ پس از خدا بترسید
سمجھتے ہیں ۔ سو خدا سے ڈرو
ولا تقربوہا ان کنتم
واگر سلامت می خواہید بر گرد ایں
اور سلامتی چاہتے ہو تو ان
ترتا دون طرق السلامۃ ۔
اسباب نگردید
سببوں کے نزدیک نہ جاؤ ۔

وقد قلت من قبل فما
و من پیش ازیں بار نیز بشما گفتم لیکن شما
اور میں نے اس سے پہلے بھی کہا مگر تم نے
اصغیتم ۔ وھدیت فما
گوش نکردید و راہ بشما نمودم و شما
کان نہ دھرے اور میں نے راہ بتائی
اھتدیتم ۔ واریت فما رأیتم
ہدایت نیافتید ۔ و شمارا وانمودم و شما ندیدید
پھر تم نے ہدایت نہ پائی اور میں نے تمکو دکھایا پر
والیوم القی فی روعی ان
امروز در دلم انداختند کہ آں وصیت را
تم نے نہ دیکھا آج میرے دل میں آیا ہے
اکرر تلک الوصیۃ ۔ واستخلص
بر شما تکرار کنم و برائے استخلاص بریت
کہ پھر ایک دفعہ تمہیں وصیت کردوں
باتمام الجہد لنفسی البریۃ
نفس خود جہد در دست آوردم
اور اپنی بریت کے لیے حجت پیدا کروں ۔
فاسمعوا ولا تعرضوا ۔ واتقوا
پس بشنوید و رو بر نتابید و از خدا بترسید
سنو اور منہ نہ پھیرو اور خدا سے ڈرو
ولا تفسقوا ۔ وقوموا للہ و
و از فرمان وے سرباز نزنید و برائے خدا ایستادہ
اور اس کے حکموں کو نہ توڑو اور خدا
لا تقعدوا و اطیعوا ولا
باشید و سست منشینید و گفتار مرا بپذیرید و
کے لیے کھڑے ہوجاؤ اور سست نہ بیٹھو اور
تتمردوا ۔ واذکروا اللہ ولا
یکسر سرکشی بکنید و خدا را یاد آورید و از غفلت
کہا مانو اور سرکشی نہ کرو اور خدا کو یاد کرو اور
تغفلوا ۔ واعتصموا بحبل اللہ
باز آئید و ہمہ فراہم شدہ بریسمان خداوندی
غفلت چھوڑدو اور سب ملکر خدا کی رسی کو
جمیعا ولا تفرقوا ۔ وزکوا
پنجہ بزنید و پراگندہ و پریشان نشوید و نفسہائے
پکڑلو ۔ اور فرقہ فرقہ نہ بنو اور اپنی نفسوں کو
نفوسکم ولا تدنسوا ۔ و
خود را پاک بکنید و آلودہ و چرکین نگردید و
پاک کرو اور میلے کچیلے نہ رہو اور اپنے
طھروا بواطنکم ولا تلطخوا
باطنہائے خود را صاف بنمائید و از آلودگی ہا پرہیزید
باطنوں کو پاک کرو اور آلودگی سے بچو

واعبدوا ربکم مخلصین
پروردگار خود را بپرستید و بایوے کسی را
اور اپنے رب کی عبادت کرو اور شرک
ولا تشرکوا - وتصدقوا ولا
انباز نسازید - و از مال خود صدقات بکشید
نہ کرو اور صدقے دو اور
تبخلوا - واصعدوا الی السماء
بخیل نباشید و کوشش بکنید کہ بر آسمان بالا
بخیل نہ بنو اور آسمان پر چڑھنے کی کوشش کرو
ولا الی الارض لا تخلدوا -
رفتن میسر آید و بر زمین سر فرود نیارید -
اور زمین کی طرف نہ جھکو
وارحموا ضعفائکم فی الارض
و بر زیر دستان بخشائید
اور ضعیفوں پر رحم کرو
ترحموا فی السماء وتنصروا -
تا بر شما بخشایش آورند و
تاکہ تم پر بھی آسمان میں رحم کیا جاوے۔
واطیعوا اللہ وملوککم
و فرمانبردار شوید اطاعت خدا و شاہان خود بر دوش
اور خدا اور اپنے بادشاہوں کی اطاعت کرو
ولا تفسدوا - ولا تخالفوا الحکام
بر دارید و شور و فساد برپا مکنید و در پیش احکام
مفسدانہ نہ کرو اور حکام کے حکموں اور فیصلوں
فی احکامھم وقضاءھم و
و فرامین و امضاہائے حکام سرتابی
اور پروانوں وغیرہ میں انکی مخالفت
فصلھم وامضاءھم - ولا
خصم نباشید - و خلاف
نہ کرو اور انکی رضا کے خلاف ایک
تقدموا القدم ولا تؤخروا
رضائی ایشان گامے پیش و پس ننہید
قدم بھی آگے پیچھے نہ رکھو
خلاف رضاءھم - واذا امرتم
ہرگاہ فرمانے
اور جب کوئی انکی طرف سے حکم
فاحضروا ولا تقوموا کسالی
از سوئے ایشان فرا رسد در ساعت بیائید و بر آواز
آوے تو حاضر ہو جاؤ اور انکے بلانے پر سست اور بار
عند دعاءھم - ولا تجاوزوا
ایشان کوفتہ و خستہ وا منشینید - و خلاف قوانین
خاطر ہو کے نہ بیٹھو - اور انکے قانون کی

قوانینھم - ولا تقربوا توھینھم
ایشان راہ نروید و توہین و اہانت ایشان
خلاف ورزی نکرو اور انکی توہین نہ کرو
واذا اشرتم الی خدمة فسارعوا
روا ندارید و چون خدمتی بشما تفویض کنند دریجا
اور جب کوئی خدمت تمہیں سپرد کیجاوے تو بہت جلد
الی الامتثال - واسعوا ولو
آوردنش بجان و دل بکوشید اگرچہ بر قلہ
حکم مانو اور اس کے پورا کرنیکی سعی کرو خواہ
علی فنن الجبال - ولا تخنوا
کوہہای بلند بر آمدن ضرورت افتد - و چون جاہلان
پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھنا پڑے اور جاہلوں کی
معاذیر کالجھال - ولا تابوا
بہانہ پیش نیاورید و چون دوں
مانند عذر نہ تراشو اور جب بہیلو
کالقوم الارذال - واعلموا
ہمتان سر باز نزنید و بدانید
کہ سلامتی حکموں کے قبول کرنے
ان السلامة کلھا فی قبول
کہ سلامت در قبول احکام است
میں ہے
الاحکام والملامة کلھا
و ملامت در
اور ملامت نافرمانی اور
فی الاباء والخصام - وانا
نافرمانی و پیکار کردن - و ما
جھگڑے میں ہے اور ہم
نشکر اللہ علی ما من علینا
سپاس خدا بجا می آریم کہ ما را در زیر سایہ
خدا کا شکر کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں
بعھد السلطنة البرطانیة
عہد سعادت مہد دولت برطانیہ جاگزین فرمودہ
سلطنت برطانیہ کا عہد بخشا
وافاض علینا بتوسطھا انواع
و بتوسط این دولت بزرگ در حق ما
اور اس کے ذریعہ سے بڑی بڑی
الالاء بالالطاف الرحمانیة -
مہربانی ہا کردہ
مہربانیں اور فضل ہمپر کیے
فوجدنا بقدومھا انواع النعم
از قدوم این دولت عظمیٰ نعمتہا دیدیم۔
ہم نے اس سلطنت کے آنے سے انواع اقسام کی
نعمتیں پائیں

وھذب قومنا وعلموا والخرجوا
قوم ما بحلیہ علم و ادب
ہماری قوم نے علم اور تہذیب سیکھی اور بہائم
من عیشة النعم - ونقلوا الی
آراستہ شدہ و از طور زندگی
کی زندگی سے نکلنا انہیں نصیب ہوا اور حیوانی
الکمالات الانسانیة - من
بہائم بیروں آمدن و بر امیسر آمدہ و پوشش
جذبوں سے نکل کر انسانی کمالات پر
الجذبات الحیوانیة - فحصل
جذبات حیوانیہ را از تن بروں کردہ حلہ
پہونچنا میسر آیا - سو ہمیں ہم
لنا امن وامان فوق الامل
فاخرہ کمالات انسانی در بر کردہ ما را فی الحقیقت
گورنمنٹ کے طفیل امید اور فکر سے
بل فوق حدود الافکار - و
از طفیل این دولت کبریٰ بیرون از وہم و گمان
بڑھ کر امن اور امان ملا اب ہم زمین
طفقنا ندلج علی الارض دیج
امن و امان حاصل شدہ اکنوں ما می توانیم کہ
پر گایوں کی طرح نہیں بلکہ بار بردار اونٹنیوں
الصوار بل کالعشار - بالتؤدة
چوں گاوان بلکہ چوں شتران گشتی با آرام
کی مانند سبک رفتار اور سہولت سے سفر کرتے ہیں
والھون والوقار - من غیر
و آسانی بر روئے زمین سیر و سیاحت
اور ہمیں ڈاکوؤں اور بد ذات
خوف المتخطفین والشانئین
کنیم و ما را ہیچ باک از رہزنان و بد اندیشان
دشمنوں کا کچھ بھی ڈر نہیں ہوتا اور ہم
من الاشرار - وندلج وندلج
نیست و در بارہ اول شب و
رات کے پہلے حصہ میں اور پچھلے میں
وحدانا فی الفلا وبلا خوف
آخری آں تنہا بخوف و خطر از اغیار
اکیلے بلا خوف و خطر
من الاغیار - واجری الوابور
و شتطار می توانیم کہ راہ بپوئیم و جاری شدن
سفر کرتے ہیں اور ریل گاڑی کے چلنے سے
فما بقی حاجة الی الافائیل
گاری آتشیں شتران و قافلہ ہا و اسپان
اونٹوں اور قافلوں اور گھوڑوں کی

والفوافل والحصار فاصلحوا
از کار بر انداختہ ہیچ احتیاج بآنہا نماندہ
کوئی ضرورت نہیں رہی اب مناسب ہے
نیاتکم واحسنوا الظن فی
اکنوں باید کہ نیتہای خود را راست بکنید و در
کہ اپنی نیتوں کو درست کرو اور اس سلطنت
ھذہ الدولۃ ۔ وأنوھا
حق ایں دولت بزرگ گمان نیک بکنید و با دل
کی نسبت نیک گمان کرو اور صاف دلی
مطیعین بصفاء الطویۃ
صاف و پاک در حضور وی حاضر بیائید
او پاک نیت سے اس کے حضور حاضر ہو
ولا تعثوا فی الارض باغین
و چوں باغیان در زمین فتنہ و غوغا نینگیزید
اور زمین میں باغیوں کی طرح فساد کرتے
ولا تنشردوا کالطاغین ۔
و مانند تنہ کاران راہ گریز پیش نگیرید
اور سرکشوں کی طرح بھاگے بھاگے نہ پھرو
واعلموا ان ھذہ الدولۃ
و بدانید کہ ایں سلطنت دست ستمگاران
اور خوب سمجھ لو کہ سلطنت نے تمہیں ایذا
کفت عنکم اکف الظالمین ۔
از آزار و ایذای شما بربست ۔
دینے سے ظالموں کے ہاتھ بند کر دیے
وایقظتکم بعد ما کنتم
شما در خواب بودید ایں سلطنت شما را بیدار
اور تم سوتے تھے اور اس نے تمہیں جگایا
نائمین ۔ وقامت لحفظکم
ساخت ۔ و در سفر و حضر پاسبانی شما
اور تمہارے سفر اور حضر میں تمہاری
فی تربتکم وغربتکم وجعلت
کرد و چوں شما بیروں برای طلب رزق برآئید
پر کی نگہبانی کی اور جب تم کہیں کا روزگار
علیکم حافظین عند نجعتکم
و بسوی خانہ باز می آئید در ہر دو
کرنے اور معاش کی تلاش میں جاتے ہو
ورجعتکم ۔ وکلاءت عرضکم
صورت از طرف حکومت برای شما
اور پھر وطن کو واپس آتے ہو دونوں
وعرضکم ۔ وتولت صحتکم
محافظان معین اند حکومت نگہبانی مال
صورتوں میں گورنمنٹ کی طرف سے بہتر

ومرضکم ۔ وآمنکم فضارت
و آبروی شما کرد چنانکہ باید نمود و در حالت بیماری و
محافظ مقرر ہیں اور اس سے تمہاری آبرو
سببا لزیادۃ عددکم وعدۃ
تندرستی از خبرگیری شما کوتاہی نہ کرد
اور مال کی خوب نگہداشت کی اور صحت میں اور
عددکم ۔ وقامت فی کل
و شما را امن بخشید کہ از واسطہ آں در مال و
بیماری میں تمہاری خبرگیری کی اور تمکو امن بخشا جسکے
مواطن لمددکم وحسن سلوکہا
دولت و کثرت نفوس و سامان شما افزونی
سبب سے تم دولت اور مال میں اور کثرت میں ترقی
فی سککم ومسککم واثبتت
پدید آمد ۔ و ایں سلطنت در ہر میدان
کر گئے اور سلطنت ہر میدان میں تمہاری مدد کو کھڑی ہوئی
انہا لکم کوالکم وما منکم ۔ و
بجہت اعانت شما قدم محکم فشرد و با یاران
اور تمہارے یاروں اور دوستوں اور گلیوں کی نسبت خوب
قد حقت لہا علیکم حقوق
شما و جاہای شما حسن سلوک بجا آورد و آشکار کرد
سلوک کیا اور ثابت کر دیا کہ وہ تمہاری پناہ اور جائے
المن ۔ وحفظکم من الاغارۃ
کہ او برای شما جای پناہ و امن ست ۔ بر گردن
امن ہے ۔ اب تم پر اس کے احسان کے حقوق ثابت ہیں
والشن ۔ وادت حق الکلاءۃ
شما حقوق منت وی ثابت ست ۔ و شما را
اور اسنے تمہیں ڈاکوؤں اور چوروں سے بچایا اور تمہارے
فی مالکم وعیالکم ۔ وصان
محفوظ داشت از غارتگران و ناگہ بر سر ریزندگان
مال و عیال کی نسبت نگہبانی کا حق ادا کر دیا ۔ اور
طولہا سببا لطول آجالکم ۔ و
و در حق مال و عیال شما حق پاسداری ادا کرد
اسکی مہربانی تمہاری عمروں کی درازی کا سبب ہوئی اور
نالتکم منہا عافیۃ غیر عافیۃ ۔
و مہربانی و فضل وے سبب درازی عمرہای شما شد
اس سے تمہیں ایسی عافیت ملی جو ساہ
ورزقتم رفاہیۃ بلا رجۃ
و از وی شما را عافیتی بدست آمد کہ ناپدید کنندہ نشانہا
اور پھر برباد کرنے والی نہیں اور تمہیں پوشیدہ
کافیۃ ۔ وکفتکم مخاشی اللاواء
نیست و آرامی ارچہ تمامتر در بہرۂ شما آمد
رفاہت حاصل ہوئی اور اس نے تمہیں دکھوں اور

وکنفتکم بغواشی الآلاء ۔
و شما را رستگاری بخشید از جاہای دہشتناک
دردوں کی خوفناک جگہوں سے بچایا اور اپنے
حتی ما ظفر بکم اظفار الاعداء
درد و رنج و با حاشیہ ہای نعمت و مکرمت
فضل و کرم کی حمایت اور پناہ میں لیا ۔ ایسے
فلا تخرستکم غشیۃ فی اداء
شما را در پناہ و سایہ خویش در آورد
حال ہے کہ دشمنوں کے ناخن بیداد کی تم تک رسائی
شکرھا ۔ ولا تکتۃ فی تکرار
تا ایں کہ اکنوں ناخن بیداد دشمناں بشما نمی رسد
نہیں ہو سکتی سو مناسب ہے کہ اس گورنمنٹ
ذکرھا ۔ فان جزاء الاحسان
پس گنگ نزد شما بیہوشی در ادای شکر وی و نہ
کے شکر کے ادا کرنے میں اور ذکر و تذکرہ میں گونگے
احسان ۔ والتغافل من الشکر
گنگلاجی در تکرار ذکر وی ۔ چہ کیفر نیکی نیکی است و چشم
اور بیہوش نہ بنجاؤ اسلئے کہ احسان کا بدلا احسان ہے اور شکر
کفران ۔ وو اللہ انہا لکم من
بر ہم بستن از سپاس گذاری ناسپاسی ست ۔ و سوگند
غفلت کرنا کفران ہے اور میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں
ایمن العوذ ۔ واغنی عنکم من
بخدا کہ ایں سلطنت بجہت شما تعویذ پر شگرف
کہ یہ سلطنت تمہارے لیے بڑا امن بخش تعویذ ہے اور
لابسی الخوذ ۔ والمحامد کلہا
ہمایوں ست و با وجود وے ہیچ حاجت بیاوران خود پوش
اسکے ہوتے کسی خود پوش مددگار کی ہمیں ضرورت نہیں
للہ علی ما آتانا قیصر لا نقصا
نماند و در حقیقت ہر گونہ حمد مر خدای راست کہ ما را قیصر
اور حقیقت میں ساری حمدیں اللہ کیلیے ہیں جسنے ہمیں ایسا
فی تفقد احوالنا ۔ ویسعی
عطا فرمودہ کہ از بازجستن احوال ما در غفلت نمی ورزد
قیصر عطا فرمایا جو ہمارے حال کی خبرگیری اور
لیخرجنا من ادحالنا ۔ ورد
و می کوشد کہ ما را از مغاک پستی بیروں آرد و باز رد
پرواخت میں کوئی قصور اور کوتاہی نہیں کرتا
الینا دیننا بعد ما زالت
مہربان دین ما را بما باز داد و بعد از انکہ ملت
اور کوشش کرتا ہے کہ ہمیں پستی سے باہر لائے
الملۃ عن اماکنہا وجعل
از مکان خود زائل گردیدہ بود و مقصرہ مند
اس نے ہمارا دین ہمیں پھر دیا بعد اس کے کہ

قیصرۃ الہند وقیصرہا کمثل
وقیصر را مامن دے
مذہب اپنے مکانوں سے اکھڑ چکا تھا اور یہی نے
ماء منہا فہذہ رحمۃ من الرحمٰن
گردانید پس این ہمہ رحمت رحمان و منت
قیصرہ ہند اور قیصر کو اسکا مامن بنایا سو یہ
ومنۃ من المنان۔ وان العبد
منان است وشاید
رحمن کی رحمت اور منان کی منت ہے۔ اور اگر بندہ
اذا کان لا یشکر اللہ عند
کہ چوں بندہ در ہنگام فرود آمدن نعمت شکر
نزول نعمت کے وقت خدا کا شکر نہ کرے
نزول النعماء۔ فتنزل علیہ
خدا نکند البتہ بروے کوفتہ
تو بلا اسپر نازل ہوتی ہے
قارعۃ من البلاء۔ فلا شک
از بلا نازل می شود۔ پس شک نیست
سو اسمیں شک نہیں
ان ہذا الطاعون قد حلت
کہ این طاعون از این گناہاں در دیار شما
کہ انہی گناہوں کے سبب سے طاعون نے تمہارے شہروں میں
دیارکم لہذہ الخطیئات فانقلوا
فرود آمدہ پس بسوے طاعت الٰہی
ڈیرے جا دیے ہیں اب بہت جلد طاعت کی طرف
الی الطاعات باسرع الخطوات
بگامہائے شتاب و تیز حرکت بکنید
قدم اٹھاؤ اور اپنے آپ کو گناہوں سے
واحفظوا انفسکم من السیئات
وخود از گناہان رستگاری بخشید۔
بچاؤ
وان عملتم علی قولی فانی
واگر بر گفتار من عمل کردید امیدوارم کہ این
اور اگر تم میری بات پر عمل کروگے تو مجھے امید ہے
ان یدفع منکم ہذا البلاء
بلا از سر شما دفع کردہ شود و سختی دور شود
کہ یہ درد تم سے دور ہو جائیں گے اور آرام
وتزول الضراء۔ وتکثر النعماء
و آسانی افزوں گردد
اور چین ترقی کرے گا
فاجیبونی ما الآراء۔ اتقبلون
پس جواب بدہید کہ چہ رائے می زنید آیا قبول میکنید
اب جواب دو کہ تمہاری کیا رائے ہے۔ مانتے ہو

منکم اوالاباء۔ وما علاج
آیا انکار می آرید و علاج طاعون بجز
یا انکار کرتے ہو اور طاعون کا کوئی علاج
الطاعون الا الاتقاء۔ و
تقوی وزاری کردن و
بجز پرہیزگاری اور
التضرع والدعاء۔ وترون
و دعا نیست و می بینید
گڑگڑانے اور دعا کے نہیں اور تم دیکھ رہے ہو
انہ نزلت بساحتکم لاردائکم
کہ طاعون برای ہلاک کردن شما فرود آمدہ
کہ وہ تمہیں ہلاک کرنے کو تمہاری آنگنوں میں آ
ودنت فناءکم لافنائکم
و برائے فنا کردن شما در صحن خانہ شما خیمہ زدہ
اتری ہے اور تمہیں فنا کرنے کو تمہارے
وکاین من ابائکم وابنائکم
و بسیارے از پدران و پسران شما
صحنوں میں داخل ہو گئی ہے اور کس قدر تمہارے
صاروا صیدہ فتدبروا
نخچیر وے گردیدہ اند پس باید کہ
باپ اور بیٹے اسکا شکار ہو گئے سو اپنی انائی
مالکم بدہائکم۔ وکم منکم
زیرکی در انجام خود اندیشہ نمائید و بسیارے
اور زیرکی سے اپنے انجام میں غور کرو
ادخلوا فی جرابہ وشوہم
از شما در جوال وی داخل کردہ شدند و قضا و
اور کتنے تم میں سے اس کے تھیلے میں ڈالدیے
القدر لکبابہ۔ اتعلمون
وقدر ایشان را برای کباب وے بریاں کرد۔ آیا
گئے اور قضا و قدر نے اس کے کباب کے لیے انہیں
من این اثرہ۔ وکیف عجرہ
می دانید کہ این داروگیر اثر طاعون از چہ سبب
بریاں کیا۔ تمہیں کچھ علم بھی ہے کہ اس کی ساری
وبجرہ۔ فاعلموا انہ نتیجۃ
پس بدانید کہ آں نتیجہ بدکاری
کارروائی کی جڑ کیا ہے سو یاد رکھو کہ یہ سب
فسقکم وفجورکم۔ فابکوا
و نابکاری شما است پس گریہ بکنید
نتیجہ تمہارے فسق و فجور کا ہے اب بیٹھ کر رو
ولیس وقت سرورکم۔
کہ وقت شادمانی نیست۔
کہ یہ خوشی کا وقت نہیں ہے۔

وطہروا امام اللہ دخلۃ
و نہان خود را پیش دیدۂ خدا پاک بسازید
اور اپنے اندرونی معاملات کو خدا کے سامنے
امرکم۔ وادفعوا غیم قمرکم
و ابر ماہ خود را دفع بکنید
پاک کرو اور اس ابر کو جو تمہارے چاند پر آگیا ہے
لیبعد اللہ منکم ہذا الذئب
تا خدا این گرگ درشت را از نزد شما
دور کرو اس لیے کہ خدا اس بھیڑیے اور خوفناک
وہذہ المفازۃ۔ ویہب لکم
دور گرداند و شما را عزت و بزرگی ببخشد
جنگل کو تم سے دور کرے اور تمہیں عزت
الکرامۃ والعزازۃ۔ فقموا
پس گرد اگرد خانہ خود را رفت و روب نمائید
اور بزرگی عطا کرے۔ اور اپنے گھروں کی ساری
عتانکم واخلعوا الصلف
ولاف و گزاف را ترک بکنید و چارہ کار
طرفوں کو خوب پاک صاف کرو اور لاف
وتلافوا ما سلف۔ وان لم
گذشتہ بسازید و اگر باز نیامدید
وگزاف چھوڑ دو اور جو گذر چکا ہے اسکی
تنتہوا فاعلموا ان قولی
پس بدانید کہ گفتار من گفتار
تلافی کرو اور اگر تم باز نہ آئے تو جان لو کہ میری
لیس کقول السامر۔ وقد
فسانہ گو نیست و ہر آئینہ
بات کسی افسانہ گو کی بات نہیں دیکھو
دخل ملککم بلاء کالسیل
بلا چوں سیل رواں در ملک شما در آمدہ
بلا جرار سیل کی طرح تمہارے ملک میں داخل
الہامر۔ فمن تلقف قولی
پس ہر کہ گفتار مرا بپذیرفت
ہو چکی ہے۔ سو جو شخص میری بات کو قبول
شیخا کان او حدثا۔ و
پیر باشد یا برنا
کرے گا بوڑھا ہو یا جوان ہو اور اسی نے
استخلص جدا لا عبثا۔
و آنرا سنجیدہ دانست نہ ہرزہ
بہت سنجیدہ بات سمجھے گا اور سب
وقلل الکلام۔ وقطع الخصام
و این سخن را بگو قبول شنید و ہمہ ستیزہ و جنگ را
جھگڑے چھوڑ دیگا وہ کامیاب ہوگا۔

فقد نال المرام۔ فارجعوا
بگذاشت ۔ او بالیقین بر سر مراد رسید ۔ پس بسوے
سو اب تم حکم قاضی
الی الحکم القاضی۔ وهیجوا
حکم قاضی رجوع بیارید و بر آنچه بگذشت
کی طرف آجاؤ اور اپنی گذشتہ کرتوتوں
انفسکم علی الماضی۔ واحسبوا
پشیمانی و افسوس بخورید و گفته مرا نیکی
پر پشیمان ہو جاؤ۔ اور میری
قولی هذا من صنیعتی و
و احسان از من در حق خود بشمرید
بات کو اپنے حق میں میرا بڑا احسان یاد کرو
مبرتی۔ وفیه مسرتکم و
و دریں شادمانی من و شماست
اسمیں میری خوشی اور تمہاری خوشی ہے
مسراتی۔ ومن قبل قولی
و آنکه قول مرا قبول داشت
اور جو شخص میری بات کو قبول
فارجوان یجبر له باله۔ ویبعد
امید دارم که شکسته دل وی بسته گردد و
کریگا مجھے امید ہے کہ خدا اسکے دل کی شکست درست
عنه بلباله۔ ایها الناس
رنج و سختی از وی دور کرده شود و احوال وی نیکو شود
کر دیگا اور اسکی رنج و غم دور کر کے اسکے احوال کو بہتر کریگا
قد اشرب حسنی۔ وبانی
ای مردم حسن من فرو خورانیده شده است و فراست
اے لوگو مجھے معلوم ہو رہا ہے اور میری فراست
حدسی۔ ان البلاء قد
مرا خبر داده که این بلا از کثرت
کہہ رہی ہے کہ یہ بلا گناہوں
نزل من کثرة العصیان۔
گناہان نازل شده
کی کثرت کی وجہ سے آئی ہے
کما کان ینزل فی سابق
ہمچنان که در زمان پیشیں نازل
جسطرح پہلے زمانوں میں آیا کرتی تھی
الزمان۔ فاستخلصوا مراضی
می شد پس برائے بدست آوردن خوشنودی
اب تم خداوند تعالی کی خوشنودی
رب العباد۔ واجتنبوا
پروردگار بکوشید و از ہر گونه فسق
حاصل کرنیکی فکر کرو۔ اور ہر قسم کی

انواع الفسق و الفساد۔
و فساد بپرہیزید۔ انشاءالله
بدکاری اور فساد سے بچ جاؤ
تنجون من موت کموت
رستگار خواهید شد از مرگے که مانند مرگ
تم ضرور کیڑوں مکوڑوں کی موت سے بچے
الجراد۔ وانی اخاف ان
مور و ملخ است و من خوف آں دارم که ایں
نجات پاجاؤ گے مجھے ڈر ہے کہ یہ مرض
یدخل هذا المرض کل
مرض در ہر شہر در آید
کہیں ہر شہر میں داخل نہ ہو
مدینة۔ ویلج کل عرینة
و در ہر بیشه درون شود
جائے اور ہر بیشہ میں راہ نہ پاجائے
فیاکل سباعها وظباءها
پس درندگان و آهوان وے را فرو خورد
پھر وہاں کے درندوں اور ہرنوں سب کو کھا
ویفقد مرعاها وماءها۔
و چراگاه و آب آں را پاک بخورد
اور چراگاہوں اور پانیوں کو بالکل کھا
فسارعوا الی الصالحات
پس بشتابید بسوے نیکوکاری ها
اور جلدی بھاگ کر نیکیوں میں لگ جاؤ
واخرجوا مال الصدقات
و مال صدقات را بیروں کنید
اور صدقات خیرات نکالو اور محتاجوں کو
واقضوه علی ذوی الفاقات
بر مستمندان و بے نوایان خرچ بنمائید
دو
ووالله انی ارجوان ینجی
و سوگند بحق که من امید دارم که پروردگار
قسم بخدا مجھے امید ہے کہ خدا تعالی ان لوگوں کو
ربی قوما من الطاعون
من قومے را از چنگال طاعون ایمنی
طاعون سے بچائے گا جو میرا
الذین تبعوا قولی واطاعون
و خلاص بخشد که پیروی قول من کنند و مطیع من شوند
کہا مانیں گے
فانضوا عنکم لبوس المتنعمین
پس جامه تن پروران از خود بکشید
سو تم عیش پسندوں کی پوشاک بدن سے اُتار پھینکو

واجتنبوا تغافل النائمین
و از غفلت خوابیدگان برکنار باشید
اور سونے والوں کی غفلت سے الگ ہو جاؤ
وصلوا مع الراکعین و
و با راکعان و قائمان نماز
اور راکعین اور قائمین سے ملکر
القائمین۔ واستعینوا
بگذارید و با صبر
نماز پڑھو اور صبر اور
بالصبر والصلوة والصدقات
و صلوة یاری بجوئید
صلوة اور خیرات سے
والصلات۔ یفرج کربکم۔
سختی و رنج از سر شما دفع شود
مدد لو اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا تمہیں ہر طرح کے
ویامن سربکم۔ و بعد
و ایمنی و آرام بر راہہائی شما حاصل آید و بعد از
دکھ درد سے محفوظ رکھیگا اور تم گمراہی کو چھوڑ کر
ما نزعتم عن الغی۔ سترون
گذاشتن گمراہی انشاءالله رحم خداوند زندگی
خدا تعالی کا رحم
رحم القیوم الحی۔ والی
را خواهید دید
و من ہماں
دیکھو گے
میں نے بھی
قلت کما یقول الملهمون۔
طور گفته ام که ملهمان می گویند
اسی طرح کہدیا جسطرح ملہم کہا کرتے ہیں
فسوف تعلمون
پس شما عنقریب خواهید دانست۔
سو تم عنقریب جان لوگے۔

المشتہر

میرزا غلام احمد منمقام قادیان

۱۰ر دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء

سراج الحق نام رسالہ حصہ دوم
حضرت اقدس کی تائید میں ۱ر
قیمت پر ملتا ہے۔

ایک افیونی اور کفر کی منڈی کے ٹھیکیدار ملا کا بیہودہ اعتراض

قولہ مرزا صاحب نے اپنی تالیفات میں دعویٰ نبوت اور رسالت کا کیا ہے اور یہ آیت خاتم النبین اور حدیث لا نبی بعدی کے خلاف ہے۔ اسلیے یہ کفر ہے

اقول چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا ست ٭ سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجا ست ٭ آپ لوگ بسبب بخل و عناد و نفاق فی قلوبہم مرض کے مصداق بنگئے ہیں اسلیے یہ شعر بھی آپ پر صادق آگیا۔

تلخ و شیرین ہمہ اندر دل ریخوریکیست
بے بصیرت چہ شناسد سخن کامل را

آیت اور حدیث میں نبوۃ و رسالت تشریعی کا ختم مراد ہے نہ غیر تشریعی کا ورنہ حدیث رؤیا المؤمن جزء من ستة و اربعین جزء من النبوۃ۔ مشکوۃ کتاب الرؤیا۔ اور آیہ یمعشر الجن والانس الم یاتکم رسل منکم یقصون علیکم ایاتی وینذرونکم لقاء یومکم ھذا سے ثابت ہے کہ خدا تعالیٰ قیامت کو تمام ان لوگوں کو جو اسنے ہدایت خلق اللہ کے واسطے دنیا میں بھیجے تھے سب کو رسول کے لفظ سے پکارے گا جسمیں کل مامورین اللہ شامل ہیں آیت اور حدیث سے نبوۃ و رسالت غیر تشریعی امت محمدیہ کے لیے ثابت ہے۔ باقی رہے مرزا صاحب کے مضامین۔ وہ تو بالکل قرآن اور حدیث کی تفسیر ہے مگر چونکہ آپ اسکو سمجھ نہیں سکتے اسلیے میں علماء دین کی تالیف سے چند اقوال پیش کرتا ہوں ذرہ غور سے مطالعہ کیجیے وہو ہذا

الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق صلوۃ اللہ تعالیٰ و تسلیماتہ و سبحانہ علیہم و علی اتباعہم و اعوانہم و خزینۃ اسرارھم لل تابعین انبیاء علیہم الصلوۃ والتسلیمات بجہت کمال متابعت و فرط محبت بلکہ بمحض عنایت و موہبت جمیع کمالات انبیا متبوعہ خود را جذب می نماید و بکلیت برنگ ایشان منصبغ میگردند حتی کہ فرق نمی ماند درمیان متبوعان و تابعان الخ دیکھو مکتوبات امام ربانی جلد اول صفحہ ۴۳۲ پھر صفحہ ۵۵۱ میں لکھا ہے ای فرزند این وقتے ست کہ در امم سابقہ درینطور وقتیکہ پر از ظلمت ست پیغمبر اولو العزم مبعوث می گشت و احیاء شریعت جدیدہ میکرد و درین امت کہ خیر الامم ست و پیغمبر ایشان خاتم الرسل علیہ و الہ الصلوۃ والتسلیمات علماء را مرتبہ انبیاء بنی اسرائیل دادہ اند و بوجود علما از وجود انبیا کفایت فرمودہ اند لہذا بر سر ماۃ از علماء این امت مجددے تعیین می نمایند کہ احیاء شریعت فرماید۔ علی الخصوص بعد از مضی الف کہ در امم سابقہ وقت بعثت پیغمبر اولو العزم ست و بر پیغمبرے دران وقت اکتفا نہ نمودہ اند درینطور وقت عالمے عارفے تام المعرفت درکار ست کہ قائمقام اولو العزم امم سابقہ باشد

فیض روح القدس ار باز مدد فرماید
دیگران ہم بکنند انچہ مسیحا میکرد

پھر مقدمہ تفسیر حضرت شاہی صفحہ ۱۰۱ میں لکھا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ ایک روز امام ہمام مہدی علیہ السلام کی خصوصیات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائیں جسمیں سوائے اور خصوصیات کے نام والدین ماجدین اور نام نامی اپنا ایک ہی فرمایا صحابہ نے عرض کیا آیا خود بدولت ہی تشریف فرما ہونگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا۔ اسکی اصل تو حقتعالیٰ ہی کو معلوم لیکن بظاہر ایسا دریافت ہوتا ہے کہ چونکہ امام ہمام مظہر اعظم کمالات مصطفوی سوائے مراتب نبوۃ کے وہ بھی جو اصالۃً ہو واقعہ ہیں فرق تشخص کلی ہے کہ حقیقت کی ظہور کے وقت خیال تشخص نظروں میں باقی نہیں رہتا نظر بران سکوت فرمایا۔ جسمیں نہ ختم لازم آیا اور نہ برابری جناب رسالت مآب کے ساتھ اور علو شان مہدی علیہ السلام میں کچھ شک نہیں۔ انتہی صفحہ ۱۰۳ مقدمہ تفسیر حضرت شاہی۔ پھر اقتباس الانوار صفحہ ۵۲ میں لکھا ہے میر سید حسن در شرح فصوص الحکم می نویسد کہ نزد محققان محقق ست محمد بود بصورت آدم در مبدء ظہور نمود و ہم او باشد کہ بصورت خاتم (مہدی) ظاہر گردد۔

اب ہم تو نہیں کہہ سکتے کہ مرزا غلام احمد قادیانی بول رہا ہے ہمارا تو یہ عقیدہ ہے کہ وہی خاتم الانبیاء ہم غریبوں کی دستگیری کے لیے مرزا غلام احمد قادیانی کے لباس میں تشریف لائے ہیں۔

مزید براں نبوۃ غیر تشریعی علماء امت محمدیہ میں ہوتی رہی ہے دیکھو مقدمہ تفسیر حضرت شاہی صفحہ ۹۹ مراد از پیغمبری و پیشگو (نبوۃ) نہ نبوۃ تشریعی ست بلکہ بمعنی خبر دہندہ کہ بسیارے اولیاء امت بعد حضور علیہ السلام شدہ اند و می شوند۔ انتہی

اور یہ بھی ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ اگر کوئی سوال ہو کہ حضرت مرزا صاحب کو یا کسی اور مجدد کو رسول اللہ یا نبی اللہ کے نام سے کیوں نہیں پکارتے سو اسکا جواب یہ ہے کہ عوام جو فرق مابین نبوۃ تشریعی و غیر تشریعی نہیں جانتے ان کے سامنے کسی مجدد کو نبی اللہ کے نام سے موسوم کرنا ان کے واسطے خطرناک امر ہے جس سے کہ عقیدہ ختم نبوۃ و رسالت تشریعی اٹھ جاویگا اور یہ کفر ہے اور حضرت مرزا صاحب کے لیے یہ الفاظ بولے جائز ہیں کیونکہ آپکے

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ لفظ آپ کے حق میں فرمایا ہے اور سورۃ صف میں ہے کہ ھو الذی ارسل رسولہ الخ اور تمام مفسرین نے بالاتفاق [illegible]

ستوال فتح نہ ہو سکے گا بلکہ خوف
ہے کہ حکومت کیونکر ہو گی ہندوستان
ٹرنسوال کی نظیر دی گئی ہے۔
یا اور ٹرنسوال کا مقابلہ کیا گیا
۔ مگر نظیروں کے دینے والے
یہ خیال کرتے ہیں کہ ان ممالک
رعایا اور ٹرنسوال کی رعایا میں زمین
آسمان کا فرق ہے صحیح ہے کہ بعد
استبداد ملک ایک گورنمنٹ کو ایک
صرف کرنا پڑا۔ برہما میں گورنمنٹ
کیبنیوں اور ستقرہ پشتوں سے
اپنے تئیں ملکی سردار بتاتے تھے
سال تک ملک میں تسلط نہیں ہوئے
مگر یہ تو خیال نہ کیا جائے کہ سوائے
تعداد باغیوں کے رعایا نے کسی قسم
مخالفت نہیں کی تھی بلکہ شرکت کی
امن و امان اپنے لیے ضروری سمجھ
باغیوں کا قلع و قمع کرایا۔ برہما میں
تھیبو کے مظالم سے رعایا اسقدر
آگئی تھی کہ اس نے باقاعدہ
سلطنت غنیمت سمجھکر خیر مقدم کیا۔
برس میں برہما کی ترقی رعایا کے
کی کیفیت کا اندازہ حکام کو حال
دورہ میں ہو گا جو حضور والسرای
برہما میں کیا ہے۔ برہمی رعایا کو
نوال کی رعایا کا مقابلہ ہی کیا ہو سکتا
ہے۔ پس جو اہل الرای یہ کہتے ہیں
ایسی ... کی ضرورت ہوگی
ٹرنسوال میں تسلط ہو۔ وہ مطلق
تعصب سے کام نہیں لیتے ہیں۔ یہ پہلو
کے جو اسوقت لبرل فریق کے سرگروہ
رویٹو فریق کے روبرو پیش کرتے
جس پہلو کو لفاظی نظر انداز نہیں
سکتی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ صرف دو شخص
کے مخالف ہیں۔ لارڈ ملنر گورنر
ہیں اور مسٹر چیمبرلین وزیر نوآبادیات
جنگ۔ مگر یقین کرنا دشوار ہے
کے راستہ میں بہت سی دقتیں ہیں
ہم خوف کرتے ہیں کہ اس ممور بل سے
نہیں ہو جائیگی جس کے پہنچنے کی
ستان کے اکثر قصبات میں فکر ہو رہی ہے

جلسہ تاجپوشی شہنشاہ معظم کی مبارک رسم کے پہلے اس خون خرابہ کو کسی طرح سے بند نہ ہونا چاہیے۔ یہ خواہش حضور کے عقیدت مند اور دعا گو رعایا کی ہوگی ایک تحریک اس قسم کی خواہش کے اظہار کو شروع ہونے والی ہے جس تحریک میں حضور کے تمام حصص دنیا میں پھیلی ہوئی رعایا بدل شریک ہوگی۔

اہل امریکہ کی زیادتی عمر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کلجگ کے اثر میں ہندوستانیوں کی زندگی گھٹتی جاتی ہے مگر امریکہ میں کلجگ کا اثر نہیں ہے۔ جہاں انسان کی عمر بڑھ رہی ہے اور سب سے بڑھ کر قابل ذکر یہ بات ہے کہ بچوں کی موت کم ہوتی ہے پانچ سال سے کم عمر بچوں پر موسم کا زیادہ اثر پڑتا ہے جبتک توانائی اور قوت حاصل نہیں ہوتی ہے۔ بچے زیادہ تر خرابی صحت کے شکار ہو جاتے تھے کمی کی وجہ صاف ہے اطمینان ہر ایکطرح آسایش مکان کی صفائی کے ساتھ غذا صاف ملتی ہے گھی کی جگہ گلو کا روغن کھانے میں نہیں آتا ہے۔ باشندگان کو اطمینان ہے۔ باشندے خوشحال ہیں اس باعث ضرورت اس کی نہیں رہ گئی ہے کہ جو کچھ اناپ شناپ ملتا جائے معدہ میں ٹھونس لیں۔ ڈاکٹر اس خیال میں رہتے ہیں کہ کون غذا زود ہضم ہے حفظان صحت کے اصول کی پیروی ہوتی ہے۔ باشندگان کی انسانی زندگی پوری حدتک گذارتے ہیں متوسط درجہ والوں کی صحت امراو غربا سے اچھی رہتی ہے اور یہ دستور کی بات ہے کہ جہاں انسان غربت میں اکثر کمی غذا کے باعث نقصان اٹھاتا ہے تو دوسری جانب زیادہ قیمتی غذا سے جو لازم ہے کہ ثقیل ہو نقصان اٹھاتا ہے۔

ڈھاکہ میں برقی روشنی۔ ڈھاکہ ... تھی روشنی کے افتتاح رسم آخرکار ادا کی گئی۔ عالی حضور نواب سر احسن اللہ بہادر کی فیاضانہ دریا دلی سے شہر ڈھاکہ کو یہ نعمت غیر مترقبہ نصیب ہوئی اگر افسوس تھا تو صرف یہ کہ حضور لفٹنٹ گورنر بہادر بذات خود تشریف نہ لا سکے بجائے حضور ممدوح کے مسٹر بولٹن صاحب تشریف لائے۔ حضور نواب صاحب بہادر کیطرف سے استقبالی دعوت کا انتظام پہلے سے سرانجام کیا گیا تھا۔ احسن منزل کا وسیع ایوان نہایت خوبی و نزاکت سے سجایا تھا۔ مسٹر بولٹن صاحب کی نشست ایک خاص مچان پر تھی جس کے سامنے دائیں بائیں کی قطاروں میں دیگر رؤسا و شرفا و سرکاری عہدہ داران قرینہ سے رونق افروز تھے حضور نواب صاحب بہادر نے بذات خود استقبال کیا آپ کیطرف سے مسٹر سیو سیج صاحب نے استقبالی تقریر کی مسٹر بولٹن صاحب نے دلچسپ جواب دیا۔ ہمیں حضور نواب سر احسن اللہ بہادر کی عالیشان فیاضیوں اور رفاہ عام دریا دلیا کا قابل فخر تذکرہ تھا۔ خاتمہ تقریر پر مسٹر گارتھ صاحب کے کہنے سے مسٹر بولٹن صاحب بہادر نے ایکدستہ کے پیچکو دبایا جو ان کے سامنے میز پر رکھا تھا دبانیکو ساتھ ہی تمام شہر ڈھاکہ میں ایسی عجیب و غریب روشنی سے جگمگایا کہ ویسی روشنی اہل ڈھاکہ نے آجتک نہ دیکھی تھی اس مہربانی کی یادگار میں حضور نواب صاحب بہادر کیطرف سے ایک طلائی قلم و پنسل مسٹر بولٹن صاحب کو بطور تحفہ کے پیشکش کی گئی۔ اور مکلف دعوت تمام حاضرین کو دیگئی نواب سر احسن اللہ بہادر نے شاہ عالم پناہ کا جام صحت تجویز کیا۔ تب آتشبازی کی کیفیت دیکھی گئی جسکے بعد یادگاری جلسہ برخاست ہوا۔ تمام شہر ڈھاکہ کے زن و مرد بوڑھے بال اس روشنی اجرا پر بشاش ہیں

دار الامان کا ہفتہ

ا۔ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت ہفتہ زیر اشاعت کے آخری ایام میں ناساز رہی اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم کے سایہ میں زندہ و سلامت بشیر و نذیر دونوں صفات کے ساتھ قائم رکھے

۲۔ اس ہفتہ میں جناب قاضی آل احمد صاحب رئیس امروہہ سے تشریف لائے۔ آپ امروہہ کے رؤسا میں سے بارسوخ ممبر ہیں حضرت مولانا سید محمد احسن صاحب امروہی کے ساتھ بھی حال میں ایک قرابت کا سلسلہ خدا کے فضل سے قائم ہو گیا ہے قاضی صاحب موصوف ایک ذکی، الفہم اور پختہ رس بزرگ ہیں تھوڑے عرصہ میں حضرت مسیح موعود کے متعلق بہت سی کتابوں کو خوب غور سے پڑھا اور بصیرت کے ساتھ آپ کے دعاوی کو سمجھ لیا ہے قاضی صاحب کا رسوخ اور اپنی پارٹی میں ایک وقار اور عزت ہمیں یقین دلاتی ہے کہ وہ اپنے شہر کے ہمعصروں اور ہم رتبہ لوگوں پر بہت اچھا اثر ڈالیں گے۔ آپ کے ہمراہ الٰہی بخش صاحب تاجر کتب بھی آئے ہیں

(ب) عالی جناب نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ مع جناب بیگم صاحبہ و صاحبزادگان کے مکرر تشریف فرما ہوئے۔ اس مرتبہ امید کی جاتی ہے کہ کئی مہینے تک آپ کا قیام دار الامان میں رہے گا۔

(ج) سا بنہر علاقہ جے پور سے جناب قاضی سید برکات النبی صاحب جو ایک رشید نوجوان ہیں تشریف لائے اور مولوی جمال الدین صاحب معہ اپنے رفقا کے سید والہ سے اور بابو نبی بخش صاحب فرنقیہ سے آئے

(د) جناب سید امیر علی شاہ صاحب ملہم سیالکوٹی بھی تشریف لائے ہیں

ایسا ہی امرتسر سے عبد الخالق صاحب ڈاکٹر عباد اللہ صاحب اور ان کے برادر عزیز اللہ صاحب آئے۔ حاجی پور پھگواڑہ سے جناب حبیب الرحمن صاحب رئیس اور ۲۴ کی شام کو جموں اور دیگر مقامات سے مہمانوں کی آمد شروع ہو گئی ہے اب بوجہ کثرت ہم سب کے نام نہ لکھ سکیں گے صرف شہروں کے نام درج کر دیں گے

(۳) طاعون کا اشتہار عربی فارسی اردو پشتو میں شائع ہو گیا ہے۔ کشمیری زبان میں بطور تبلیغ ایک اشتہار مولوی عبد اللہ صاحب کشمیری اور جماعت کشمیر کی طرف سے بھی شائع ہوا ہے۔

(۴) انگریزی میگزین کا پراسپکٹس شائع ہو گیا۔ پہلا نمبر ۲۰ جنوری ۱۹۰۲ء کو انشاء اللہ شائع ہو گا قیمت للعہ روپیہ سالانہ درخواستیں مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کے نام آنی چاہئیں۔

ازالہ اوہام بسرعت چھپ رہا ہے درخواستیں درج رجسٹر ہو رہی ہیں مندرجہ ذیل کتابوں کے لیے دفتر الحکم یا حکیم فضل الدین صاحب مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس کے نام درخواست کرو۔

بشیر احمد و شریف احمد و مبارکہ کی آمین قیمت ۱/

مسلمانوں کا خدا اور اس کے حضور میں دعا۔ قیمت ۲/

دو خط۔ رد شیعہ اور مسئلہ ناسخ منسوخ پر۔ از حکیم الامت ۲/

آسمانی فیصلہ قیمت ۲/

محصول ڈاک خریدار کے ذمہ ہو گا۔

الحکم کا یہ اشتواس سال کو ختم کر کے رخصت کرتا ہے اور اپنے اور اپنے ناظرین اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لیے سال نو کے مبارک ہونے کی دعا۔

بیعت

۱ سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن بھیرہ ضلع شاہ پور پنجاب

۲ چودھری موسیٰ خان صاحب۔ ککے باجوہ۔ ضلع سیالکوٹ ڈاکخانہ کالاگرو

۳ محمد عبد اللہ صاحب پانگو غلام نبی صاحب اوورسیر بوگنڈار پریتھہ ورکس ڈویژن مہاسہ

۴ شیخ رشید احمد صاحب نجیب آباد بجنور حال ملازم مدرسہ تحصیلی مظفر نگر

۵ گوہر علی صاحب گرداور گورداسپور حال کرم پور متصل چوکی ککڑ ہٹہ ڈاکخانہ کبیر والہ گرداور بہتر سدہ۔

۶ چودھری کرم صاحب معہ زوجہ۔ جاڑی ضلع سیالکوٹ

۷ چودھری عبد اللہ صاحب خیر ...

۸ محمد حسین صاحب طالب علم ہائی کلاس پسرور ضلع سیالکوٹ

۹ توسیلا احمد صاحب

۱۰ چراغ الدین صاحب۔ قصور

۱۱ اللہ دتا صاحب نائب جمعدار تحصیل باغبان ضلع پشاور لیبن نوشہرہ

۱۲ چودھری امیر علی صاحب معہ زوجہ ساکن گھرتہ ضلع سیالکوٹ

ایک ضروری مشورہ

جناب حکیم فضل الدین صاحب مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس احباب سے ایک مشورہ پوچھتے ہیں کہ حضرت اقدس کے اشتہاروں کی تعداد محدود ہوتی ہے اور جماعت دن بدن بڑھتی جاتی ہے اسلیے حسب دلخواہ ہر جگہ اشتہار کسی جگہ بھیجے نہیں جا سکتے اور احباب کو ہر شہر میں یہ شکایت ہوتی ہے کہ انہیں اشتہار نہیں ملا حالانکہ بھیجنے والے اور تقسیم کرنے والے اسمیں بالکل بری الذمہ ہیں اسلیے یہ قرین مصلحت سمجھا گیا کہ اگر ہر شہر کی جماعت اپنے لیے ایک تعداد اشتہاروں کی زائد یہاں چھپوا لیا کرے تو انہیں یہ فائدہ ہو سکتا ہے کہ یہ شکایت بھی رفع ہو سکتی ہے اور اشاعت بھی وسیع ہو سکتی ہے بس حال بیاں

ایک غلطی اور افسوس [illegible]

انکو کیا ضرورت تھی کہ جو شخص ایسا بودا اور ڈرپوک ہو اس کا خواہ مخواہ نام درج کیا جائے ہمیں اسقدر فرصت کہاں کہ ایک ایک حرف پڑھا جائے بیعت کرنیوالوں کو لازم ہے کہ صرف اپنا نام اپنے والد کا نام معہ سکونت لکھیں کسی کا نواسہ ہونا یا بھانجا